فصول اکبری

خاصیاتِ ابواب

(اردو تحقیق و تعلیق)

زیر نگرانی

حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری

شیخ الحدیث و صدر المدرسین دار العلوم دیوبند

مرتب

جناب مفتی اشتیاق احمد قاسمی

استاذ دار العلوم دیوبند

ناشر

مکتبہ حجاز دیوبند

نام کتاب : فصولِ اکبری خاصیاتِ ابواب (اردو تحقیق و تعلیق)

زیر نگرانی : حضرت اقدس مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری مدظلہ
شیخ الحدیث وصدر المدرسین دار العلوم دیوبند

مرتب : جناب مفتی اشتیاق احمد قاسمی
استاذ دار العلوم دیوبند

طباعت : جمادی الاولیٰ ۱۴۳۷ھ مطابق مارچ ۲۰۱۶ء

ناشر : مکتبہ حجاز دیوبند

مطبوعہ : ایچ۔ایس۔آفسیٹ پرنٹرس، دریا گنج نئی دہلی

ملنے کا پتا

مکتبہ حجاز

نزد سفید مسجد دار العلوم روڑ دیوبند

MAKTABA HIJAZ

NEAR SAFED MASJID DEOBAND

M09997866990-09358974948

فہرست عناوین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

’’فصولِ اکبری‘‘ سید علی اکبر الٰہ آبادیؒ (متوفی ۱۰۹۰ھ) کی شاہ کار تصنیف ہے، جامعیت اور اختصار میں اس کا جواب نہیں، خصوصاً ’’خاصیات کی فصل‘‘ بہت ہی مفید ہے، عربی، فارسی اور اردو میں کوئی کتاب نہیں جو اس کی ہمسری کر سکے؛ یہی وجہ ہے کہ چار سو سال سے یہ کتاب پڑھی پڑھائی جا رہی ہے؛ مگر مشکل یہ ہے کہ اس کی زبان فارسی ہے جو اب متروک سی ہو رہی ہے، عبارت میں اختصار سے بعض جگہ مفہوم مغلق ہوتا ہوا نظر آتا ہے، فارسی متن میں عربی عبارت بھی جگہ جگہ آئی ہے، مثالوں کا التزام بھی نہیں ہے، حاشیہ بھی فارسی زبان میں ہے، جس سے طلبہ خاطر خواہ فائدہ حاصل نہیں کر پاتے۔ بعض مدارس میں داخلِ نصاب نہ ہونے کی وجہ شاید یہی ہے۔

دارالعلوم دیوبند میں ’’خاصیاتِ ابواب کی فصل‘‘ پڑھائی جاتی ہے؛ مگر متن کا اغلاق، فارسی حاشیہ اور نسخوں کی بعض غلطیوں کی وجہ سے اساتذہ کو یادداشت لکھوانی پڑتی ہے، دارالعلوم کے موقر استاذ جناب مولانا مفتی اشتیاق احمد صاحب بھی پچھلے آٹھ سالوں سے ’’علم الصیغہ کے ساتھ ’’فصولِ اکبری‘‘ کی خاصیاتِ ابواب کی فصل پڑھاتے ہیں، ہر سال طلبہ کو یادداشت لکھوا کر سننے کا بھی ان کا معمول ہے، یادداشت لکھوانے کی زحمت سے بچنے کے لیے ان کا ارادہ ہوا کہ فارسی حاشیہ کی جگہ اردو حاشیہ اس انداز سے لکھا جائے کہ طلبہ زبانی یاد بھی کر سکیں، چناں چہ انھوں نے

میرے مشورے سے کام شروع کیا، اور اس میں درج ذیل امور کا اہتمام کیا:
(۱) چند نسخوں کو ملا کر متن کی تصحیح کی۔
(۲) مشکل مقامات کو نہایت ہی آسان زبان میں سمجھایا۔
(۳) نوادر الوصول، حاشیۂ کتاب اور فیوضِ عثمانی وغیرہ سے مثالیں لیں۔
(۴) تعریفات اور مثالیں اتنی جامع اور مختصر لکھیں کہ طلبہ انھیں زبانی یاد کر سکیں، شروع میں حاشیہ زیادہ ہے؛ اس لیے یاد کرنے کا مواد شروع میں دو جگہوں میں الگ لکھا گیا ہے۔
(۵) بعض جگہوں پر ''فائدہ، تنبیہ اور نوٹ'' کے عنوان سے جو باتیں ہیں وہ سمجھنے کی ہیں، زبانی یاد کرنے کی نہیں۔
(٦) فارسی مفردات کے معانی لکھے گئے ہیں؛ تاکہ طالب علم کے لیے ترجمہ کرنا آسان ہو جائے۔
اللہ کرے کہ یہ اچھی خدمت بارگاہِ ربانی میں قبولیت کا شرف حاصل کرے، وما **ذٰلك على الله بعزيز**

کتبہ: سعید احمد عفا اللہ عنہ پالن پوری
خادم دار العلوم دیوبند
۲ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ
۱۳ر جنوری ۲۰۱٦ء
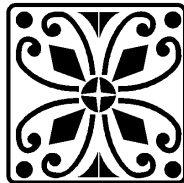
اصطلاحات کی وضاحت

[''فصولِ اکبری'' میں خاصیاتِ ابواب تقریباً چالیس ہیں، بعض خاصیتیں جن کی تعریفیں ایک ہیں متعدد ابواب میں مکرر آئی ہیں، بار بار آنے کی وجہ سے طلبہ الجھن محسوس کرتے ہیں؛ اس لیے جملہ اصطلاحات کو حروفِ تہجی کی ترتیب سے شروع میں لکھا جارہا ہے؛ تا کہ یاد کرادی جائیں، ان کو یاد کرلینے سے کتاب قابو میں آجائے گی، ان شاءاللہ]

۱-ابتداء: (شروع کرنا) کسی فعل کا شروع ہی سے کسی باب سے آنا؛ جب کہ وہ ثلاثی مجرد سے نہ آیا ہو، اور اگر آیا ہو تو دوسرے معنی میں آیا ہو، جیسے: أَرْقَلَ (اس نے جلدی کی) یہ شروع سے باب افعال سے ہی آیا ہے، اس کا مجرد نہیں آتا۔ أَقْسَمَ (اس نے قسم کھائی)، اس کا مجرد قَسَمَ ضرب سے بانٹنے کے معنی میں آتا ہے۔

۲-اتخاذ: (بنانا، لینا) اس کی چار صورتیں ہوتی ہیں:

(الف) فاعل کا ماخذ کو بنانا، جیسے: تَبَوَّبَ زَيْدٌ (زید نے دروازہ بنایا)۔

(ب) فاعل کا ماخذ کو اختیار کرنا، جیسے: تَجَنَّبَ زَيْدٌ (زید نے گوشہ اختیار کیا)۔

(ج) فاعل کا مفعول کو ماخذ بنانا، جیسے: تَوَسَّدَ زَيْدٌ الْحَجَرَ (زید نے پتھر کو تکیہ بنایا)۔

(د) فاعل کا مفعول کو ماخذ میں پکڑنا، جیسے: تَأَبَّطَ زَيْدٌ الكتابَ (زید نے بغل میں کتاب لی)۔

۳-اعطائے ماخذ: فاعل کا مفعول کو ماخذ (معنی مصدری) یا محلِ ماخذ یا حقِ ماخذ

دینا، جیسے:أَعْظَمْتُ الْكَلْبَ (میں نے کتے کو ہڈی دی)،أَشْوَيْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو بھوننے کی چیز دی)،أَقْطَعْتُهُ قُضْبَانًا (میں نے اس کو شاخوں کے کاٹنے کا حق دیا)۔

۴-اقتضاب:(کاٹنا) کسی مادہ کا ثلاثی مجرد میں موجود نہ ہونا، جیسے:تَهَبْرَسَ (وہ ناز سے چلا)۔

۵-الباسِ ماخذ: فاعل کا مفعول کو ماخذ پہنانا، جیسے: جَلَّلْتُ الْفَرَسَ (میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی)

۶-الزام: متعدی کو لازم بنانا، جیسے: أَحْمَدَ (اس نے تعریف کی) یہ لازم ہے، حَمِدَ (سمع) سے ہے، جو متعدی ہے، جیسے: حَمِدْتُ اللهَ (میں نے اللہ کی تعریف کی)۔

۷- بلوغ: (پہنچنا) فاعل کا ماخذ میں پہنچنا، جیسے: أَعْرَقَ زَيْدٌ (زید عراق پہنچا)۔

۸-تجنب: (بچنا الگ رہنا) فاعل کا ماخذ سے الگ رہنا، جیسے:تَحَوَّبَ (وہ گناہ سے بچا)۔

۹-تحویل: (پھیرنا) فاعل کا مفعول کو ماخذ یا مثلِ ماخذ بنانا، جیسے: نَصَّرْتَ رَجُلًا (تو نے ایک آدمی کو نصرانی بنایا)، خَيَّمْتُ الرِّدَاءَ (میں نے چادر کو خیمہ کی طرح بنایا)۔

۱۰-تحوُّل: (پھرنا) فاعل کا ماخذ یا مثل ماخذ میں منتقل ہونا، جیسے:تَنَصَّرَ الرَّجُلُ (آدمی نصرانی بن گیا)، تَبَحَّرَ زيدٌ فی العلم (زید علم میں سمندر کی مانند ہوگیا)۔

۱۱-تخلیط: (لیپنا) فاعل کا مفعول پر ماخذ لیپنا، جیسے: ذَهَّبْتُ الإِنَاءَ (میں نے برتن کو سونے سے لیپا)۔

۱۲- تخییر: (پسند کرنا، منتخب کرنا) فاعل کا کوئی کام اپنی ذات کے لیے کرنا، جیسے: اِكْتَالَ الْحِنْطَةَ (اس نے اپنے لیے گیہوں ناپا)۔

۱۳- تخییل: (وہم کرنا، خلافِ حقیقت باور کرانا) فاعل کا دوسرے کو اپنے اندر ماخذ کے پائے جانے کو بتانا، جب کہ اس کے اندر ماخذ نہ پایا جاتا ہو، جیسے: تَمَارَضَ (اس نے اپنے آپ کو بیمار بتایا) جب کہ بیمار نہ تھا۔

۱۴- تداخل: (ایک چیز کا دوسری چیز میں داخل ہونا) کسی باب کی ماضی اور کسی باب کے مضارع کو ایک ساتھ جمع کرنا، جیسے: رَكَنَ، يَرْكُنُ میں ماضی نصر اور مضارع سمع سے ہے۔

۱۵- تدریج: (آہستہ آہستہ کرنا) کسی کام کو وقفے وقفے سے کرنا، جیسے: تَجَرَّعَ (اس نے گھونٹ گھونٹ پیا)۔

۱۶- تشارک: (ساتھ ہونا) دو چیزوں (آدمیوں) میں سے ہر ایک کا دوسرے کے ساتھ کسی کام میں اس طرح شریک ہونا کہ دونوں میں سے ہر ایک سے فعل صادر ہو کر دوسرے پر واقع ہو (لیکن ترکیب میں دونوں فاعل واقع ہوں) جیسے: تَشَاتَمَا زيدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمرو دونوں نے ایک دوسرے کو گالی دی)۔

۱۷- تصرف: (کوشش کرنا) فاعل کا فعل کے حصول کی کوشش کرنا، جیسے: اِكْتَسَبَ الْمَالَ (اس نے مال حاصل کرنے کی کوشش کی)۔

۱۸- تصییر: (حالت بدلنا) فاعل کا مفعول کو ماخذ والا بنانا، جیسے: أَشْرَكْتُ النَّعْلَ (میں نے جوتے کو تسمہ والا بنایا)۔

۱۹- تعدیہ: (تجاوز کرنا) لازم کو متعدی بنانا، جیسے: خَرَجَ زَيْدٌ (زید نکلا) لازم ہے، اس کو بابِ افعال میں لے جا کر أَخْرَجَ زَيْدًا (اس نے زید کو نکالا) متعدی بنالیا، پہلے مفعول کی ضرورت نہیں تھی، اب مفعول کی ضرورت ہوگی۔

۲۰-تعریض:(پیش کرنا) فاعل کا مفعول کو ماخذ (معنی مصدری) کے واقع ہونے کی جگہ میں لے جانا، جیسے: أَبَعْتُ الْفَرَسَ (میں گھوڑے کو بیچنے کی جگہ (منڈی) میں لے گیا)۔

۲۱-تعمل: (کام میں لانا) فاعل کا ماخذ کو کام میں لانا، جیسے: تَدَهَّنَ زَيْدٌ (زید نے تیل لگایا)۔

۲۲-تکلف: (بناوٹ) ماخذ کے حصول میں بناوٹ ظاہر کرنا، جیسے: تَجَوَّعَ (وہ بناوٹی بھوکا بنا) ماخذ جوعٌ (بھوک) ہے۔

۲۳-حِسبان: (گمان کرنا) فاعل کا مفعول کو ماخذ سے متصف گمان کرنا، جیسے: اِسْتَحْسَنْتُهٗ (میں نے اس کو اچھا گمان کیا) ماخذ حُسْنٌ (اچھا) ہے۔

۲۴-حینو نت: (وقت ہونا) فاعل کا ماخذ (معنی مصدری) کے وقت کو پہنچنا، جیسے: أَحْصَدَ الزَّرْعُ (کھیتی کٹنے کے وقت کو پہنچی) ماخذ حَصَادٌ (کٹنا) ہے۔

۲۵-سلب: (دور کرنا) کسی چیز (فاعل یا مفعول) سے ماخذ (معنیٔ مصدری) کو دور کرنا، جیسے: شَكىٰ (اس نے شکایت کی) اور أَشْكَيْتُهٗ (میں نے اس کی شکایت دور کی)۔

۲۶-شرکت: دو فاعلوں کا کسی (تیسری) چیز میں شریک ہونا، جیسے: تَرَافَعَا شَيْئًا (دونوں نے کسی چیز کو اٹھایا)۔

۲۷-صیر ورت: (ہو جانا، حالت بدل جانا) فاعل کا صاحبِ ماخذ ہونا، جیسے: اَلْبَنَتِ الشَّاةُ (بکری دودھاری ہوگئی)، یا فاعل کا ماخذ سے متصف چیز والا ہونا، جیسے: أَجْرَبَ الرَّجُلُ (آدمی کا اونٹ خارش والا ہوا)، یا فاعل کا ماخذ میں کسی چیز والا ہونا، جیسے: أَخْرَفَتِ الشَّاةُ (بکری موسمِ خریف میں بچے والی ہوئی)۔

۲۸-علاج: فعل میں ظاہری اعضاء کا اثر پایا جانا، جیسے: اِنْكَسَرَ الْإِنَاءُ (برتن

ٹوٹ گیا)، توڑنا ہاتھ وغیرہ سے ہوتا ہے۔

۲۹-قصر: (چھوٹا کرنا، کم کرنا) اختصار کی خاطر مرکبِ تام جملے سے کوئی باب بنا لینا، جیسے: هَلَّلَ (اس نے لا الہ الا اللہ پڑھا)۔

۳۰-لُبسِ ماخذ: فاعل کا ماخذ پہننا، جیسے: تَخَتَّمَ (اس نے انگوٹھی پہنی) ماخذ خَاتَمٌ (انگوٹھی) ہے۔

۳۱-لیاقت: (لائق ہونا) فاعل کا معنیِ مصدری کے لائق ہونا، جیسے: أَلَامَ الْفَرْعُ (باعزت آدمی ملامت کے لائق ہوا) ماخذ لَوْمٌ (ملامت) ہے۔

۳۲-مبالغہ: (حد سے بڑھنا) ماخذ کی مقدار یا کیفیت میں زیادتی کو بتانا، مقدار کی مثال: أَثْمَرَ النخلُ (کھجور کا درخت بہت زیادہ پھلا)، کیفیت کی مثال: أَسْفَرَ الصُّبْحُ (صبح خوب روشن ہوئی)۔

۳۳-مشارکت: (ساتھ ہونا) دو آدمیوں کا کسی کام میں اس طرح شریک ہونا کہ دونوں میں سے ہر ایک سے فعل صادر ہو کر دوسرے پر واقع ہو، یعنی دونوں فاعل بھی ہوں اور مفعول بھی؛ لیکن ترکیب میں ایک کو فاعل اور دوسرے کو مفعول بنایا جائے، جیسے: قَاتَلَ زَيْدٌ عَمْرًا (زید اور عمرو نے آپس میں لڑائی کی)۔

۳۴-مطاوعت: (بات ماننا، اثر قبول کرنا) کسی فعل کا دوسرے فعلِ متعدی کے بعد اس لیے آنا کہ بتائے کہ مفعول نے پہلے فعل کے فاعل کے اثر کو قبول کرلیا ہے، جیسے: كَبَبْتُهُ فَأَكَبَّ (میں نے اس کو اوندھا کیا تو وہ اوندھا ہو گیا)۔

۳۵-مغالبہ: (غلبہ حاصل کرنا) ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنے والے دو فریقوں میں سے ایک کے غلبہ کو ظاہر کرنے کے لیے بابِ مفاعلت کے صیغے کے بعد کسی فعل کا ذکر کرنا، جیسے: خَاصَمَنِيْ فَخَصَمْتُهُ (اس نے مجھ سے جھگڑا کیا تو میں اس پر جھگڑے میں غالب آگیا)۔

۳۶-موافقت: (مطابق ہونا) ایک باب کا دوسرے باب کے ہم معنی ہونا، جیسے: کَفَّرْتُهٗ، وَأَكْفَرْتُهٗ (میں نے اس کو کفر کی طرف منسوب کیا)۔

۳۷-نسبت بہ ماخذ: فاعل کا مفعول کو ماخذ کی طرف منسوب کرنا، جیسے: فَسَّقْتُهٗ (میں نے اس کو فسق کی طرف منسوب کیا) ماخذ فِسْقٌ (گناہ) ہے۔

۳۸-وجدان: (پانا) فاعل کا مفعول کو ماخذ کے مفہوم کے ساتھ متصف پانا، جیسے: اَبْخَلْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو بخیل پایا)، ماخذ بُخل ہے۔
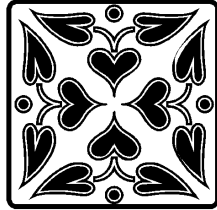
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فصل در بیانِ خاصیاتِ[۱] ابواب

بدانکہ! سہ بابِ اول امُ الابواب[۲] اند، ودر کثرتِ خصائص[۳] مُتَساوِيَةُ الأقدام؛ لیکن مغالبہ خاصۂ نصر است: وَهِيَ ذِكْرُ فِعْلٍ بَعْدَ الْمُفَاعَلَةِ لِإِظْهَارِ غَلَبَةِ أَحَدِ الطَّرْفَيْنِ الْمُتَغَالِبَيْنِ[۴]۔ نحو: خَاصَمَنِيْ فَخَصَمْتُهُ وَيُخَاصِمُنِيْ فَأَخْصُمُهُ۔

---

① خَاصّیات: خَاصِّيَّةٌ کی جمع ہے، اس کی اصل خَاصِصِيَّةٌ ہے فاعليّةٌ کے وزن پر اسم فاعل (خاص ہونے والی) یا اسم مفعول (خاص کی ہوئی چیز) کے معنی میں ہے۔ دو صادوں میں سے پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کر دیا، خَاصِّيَّةٌ ہوا، اردو اور فارسی میں صاد اور یا پر تشدید نہیں پڑھتے۔

علم صرف کی اصطلاح میں خاصیت

اس زائد معنی کو کہتے ہیں جو لفظ میں کسی خاص باب سے ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں، جیسے: جَلَسَ (ض) وہ بیٹھا، یہ لازم ہے اور اَجْلَسَ زیدًا (افعال) اس نے زید کو بٹھایا، متعدی ہو گیا۔ یہ متعدی ہونا بابِ افعال کا خاصہ ہے۔

② أم الأبواب: (ابواب کی اصل) أُمٌّ کے معنی ہیں: کسی چیز کی اصل، ماں بھی اولاد کے لیے اصل (جڑ) ہوتی ہے؛ اس لیے ماں کو ''ام'' کہتے ہیں۔ نصر، ضرب اور سمع تینوں ابواب کی ماضی اور مضارع میں عین کلمہ کی حرکت مختلف ہوتی ہے، اسی کے ساتھ معانی میں بھی اختلاف ہوتا ہے، تو حرکت کے ساتھ معانی کا مختلف ہونا اس کی ''اصل'' ہے، مجرد کے دیگر تینوں ابواب (فتح، کرم اور حسب) کی ماضی اور ان کے مضارع میں عین کلمہ کی حرکت نہیں بدلتی، صرف معنی بدلتے ہیں، یعنی ماضی سے حال اور استقبال کے ہو جاتے ہیں (نوادر الوصول ص: ۸۳)

ام الابواب کہنے کی ایک وجہ یہ بھی لکھی جاتی ہے کہ یہ تینوں ابواب بنیادی طور پر بہت زیادہ

مگر مثال① واجوفِ یائی وناقصِ یائی کہ می آیند از ضَرَبَ، وعِلَل واحزان وفرح از فَعِلَ بیشتر آیند۔ والوان وعیوب وحُلیٰ می آیند ازو، وچندے بہ ضمِ عین نیز آمدہ۔

استعمال ہوتے ہیں (نوادرالوصول ص:۸۳)

③ خصائص: خَصِيْصَةٌ کی جمع ہے، جس کے معنی ہیں: امتیازی وصف یعنی خاصیت۔ مُتَسَاوِيَةُ الْأَقْدامِ (ہم قدم) یہ اضافة الصفة إلى الموصوف ہے، اس کی اصل الأقدام المتساوية ہے، ایک ساتھ (چلنے) والے قدم۔ مطلب یہ ہے کہ تینوں ابواب (نصر، ضرب اورسمع) خاصیتوں کی کثرت میں ایک دوسرے کے ہم قدم (برابر) ہیں اور بہت سی خاصیتوں میں مشترک ہیں؛ اسی لیے ان کی مشترکہ خاصیتوں کو بیان نہیں کیا گیا۔

④ ایک نسخے میں المتقابِلَیْن ہے۔ (نوادر)

یاد کیجیے: شروع کے تینوں ابواب، ابواب کی اصل (بنیاد) ہیں اور خاصیات کی کثرت میں ایک دوسرے کے ہم قدم (برابر) ہیں؛ لیکن ''مغالبہ'' نصر کی خاصیت ہے۔ اور وہ ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنے والے دو فریقوں میں سے ایک کے غلبہ کو ظاہر کرنے کے لیے باب مفاعلت کے (صیغے کے) بعد کسی فعل کا ذکر کرنا ہے، جیسے: خَاصَمَنِيْ فَخَصَمْتُهٗ، وَيُخَاصِمُنِيْ فَأَخْصُمُهٗ: اس نے مجھ سے جھگڑا کیا تو میں اس پر جھگڑے میں غالب آگیا (ماضی) اور وہ مجھ سے جھگڑا کرتا ہے تو میں اس پر جھگڑے میں غالب آجاتا ہوں (مضارع)

خاصیتِ بابِ ضَرَبَ

① اگر مثال (واوی، یائی) اجوف یائی اور ناقصِ یائی سے مغالبہ کے معنی ادا کرنے ہوں تو ان سب کو باب ضرب سے لاتے ہیں، اگرچہ وہ کسی اور باب سے آتے ہوں۔

مثالِ واوی: جیسے: وَاعَدَنِيْ فَوَعَدْتُهٗ وَيُوَاعِدُنِيْ فَأَعِدُهٗ: اس نے مجھ سے وعدے میں مقابلہ کیا تو میں غالب آگیا (ماضی) اور وہ مجھ سے وعدے میں مقابلہ کرتا ہے تو میں غالب آجاتا ہوں (مضارع)

مثالِ یائی: جیسے: يَاسَرَنِيْ فَيَسَرْتُهٗ وَيُيَاسِرُنِيْ فَأَيْسِرُهٗ: اس نے مجھ سے جوئے بازی میں مقابلہ کیا تو اس پر غالب آگیا (ماضی) اور وہ مجھ سے جوے بازی میں مقابلہ کرتا ہے تو میں

اس پر غالب آجاتا ہوں (مضارع)

اجوفِ یائی: جیسے: بَايَعَنِيْ فَبِعْتُهُ وَيُبَايِعُنِيْ فَأَبِيعُهُ: اس نے مجھ سے خرید وفروخت میں مقابلہ کیا تو میں اس پر غالب آ گیا (ماضی) اور وہ مجھ سے خرید وفروخت میں مقابلہ کرتا ہے تو میں اس پر غالب آجاتا ہوں (مضارع)

ناقصِ یائی: جیسے: رَامَانِيْ فَرَمَيْتُهُ وَيُرَامِيْنِيْ فَأَرْمِيْهِ: اس نے مجھ سے تیر اندازی میں مقابلہ کیا تو میں اس پر غالب آ گیا (ماضی) اور وہ مجھ سے تیر اندازی میں مقابلہ کرتا ہے تو میں اس پر غالب آجاتا ہوں۔

خاصیتِ باب سمع

عِلَلٌ، علةٌ کی جمع ہے: بیماری۔ اَحْزَانٌ: حُزْنٌ کی جمع ہے: غم۔ فرح: خوشی، فَعِلَ سے سمع کی طرف اشارہ ہے، أَلْوَانٌ، لَوْنٌ کی جمع ہے: رنگ۔ عیوبٌ: عَيْبٌ کی جمع ہے: نقص، خرابی۔ حُلٰی (حا پر پیش اور زیر) حِلْيَةٌ کی جمع ہے: صورت، ہیئت اور خلقت جو دکھائی دے، اردو میں صرف حُلیہ کہتے ہیں ـــــ مطلب یہ ہے کہ بیماری، غم اور خوشی کے الفاظ اکثر سَمِعَ سے آتے ہیں، جیسے: سَقِمَ (بیمار ہوا) حَزِنَ (غمگین ہوا) فَرِحَ (خوش ہوا) رنگ، عیب اور جسمانی حِلیہ (جسم کی وہ ظاہری ہیئت جو نظر آتی ہو اُن) کے لیے بھی الفاظ باب سمع سے آتے ہیں۔ رنگ کی مثال: كَدِرَ (گدلا ہوا) عیب کی مثال: عَوِرَ (کانا ہوا) حلٰیہ کی مثال: بَلِجَ (کشادہ ابرو ہوا)

قاعدہ: لون، عیب اور حلیہ (جسمانی ہیئت) تینوں سے چند الفاظ عین کلمہ کے ضمہ کے ساتھ یعنی بابِ كَرُمَ سے آتے ہیں، لون کی مثال: أَدُمَ (گیہوں کے رنگ کا ہوا) عیب کی مثال: حَمُقَ (نادان ہوا) حلیہ کی مثال: رَعُنَ (ڈھیلے بدن والا ہوا)

> **یاد کیجیے!** باب ضرب کی خاصیت بھی مغالبہ ہے؛ مگر شرط یہ ہے کہ باب ضرب سے آنے والا لفظ مثال ہو (خواہ واوی ہو یا یائی) یا اجوفِ یائی یا ناقصِ یائی ہو۔ بیماری، خوشی اور غم کے الفاظ اکثر باب سَمِعَ سے آتے ہیں۔ لون، عیب اور حلیہ (جسمانی ہیئت) کے معانی ادا کرنے والے الفاظ بھی باب سمع سے آتے ہیں؛ لیکن اس طرح کے چند الفاظ بابِ كَرُمَ سے بھی آتے ہیں۔

اَمّا خاصیت فَتَحَ آنست کہ عین یا لام او از حروفِ حلقیہ [۱] بُود؛ اَمّا رَکَنَ یَرْکَنُ مِنَ التدَّاخُلِ، وَأَبٰي يَأْبٰي شاذ [۲]

وخاصیت کَرُمَ آں کہ [۳] از صفتِ خِلقیہ بود؛ حقیقۃً یا حکماً یا صفتِ شبیہ بہ آں [۴]

---

① از حرفِ حلق (نوادر) ② شاذ ست (نوادر)
③ آن ست کہ (نوادر) ④ شبیہِ آن ست (نوادر)

خاصیت باب فتح

باب فتح کی خاصیت یہ ہے کہ اس کے عین یا لام کلمہ میں حرف حلقی ہوتا ہے۔

[حرفِ حلقی شش بُود اے نورِ عین ❁ ہمزہ، ہاء وحاء وخاء وعین وغین]

رَکَنَ، یَرْکَنُ تداخل میں سے ہے، یعنی اس کی ماضی نَصَرَ سے اور مضارع سمع سے ہے، کسی باب کی ماضی اور کسی باب کے مضارع کو ایک ساتھ جمع کرنا تداخل کہلاتا ہے۔

ابیٰ، یَاْبیٰ شاذ ہے یعنی کم استعمال ہوتا ہے۔

خاصیت بابِ کَرُمَ

یہ باب لازم ہے، اس کی خاصیت یہ ہے کہ یہ پیدائشی اور فطری صفت کے لیے آتا ہے؛ خواہ حقیقتاً ہو یا حکماً ہو یا حقیقتاً کے مشابہ۔ حقیقتاً جیسے: کَبُرَ (بڑا ہوا) صَغُرَ (چھوٹا ہوا) اور حَسُنَ (حسین ہوا) حکماً، جیسے: فَقُہَ (فقیہ ہوا) اَدُبَ (ادیب ہوا) یعنی محنت ومشقت کے بعد فقہ وادب صفتِ خلقی کی طرح اس میں راسخ (لازم) ہو گئے۔

صفتِ خلقی کے مشابہ کی مثال جَنُبَ (جنبی ہوا) اور طَھُرَ (پاک ہوا) یعنی ناپاکی اور پاکی کا حکم بہ ظاہر صفتِ خلقی کی طرح پورے وجود (جسم) پر لگ گیا۔

وَبَابِ حَسِبَ الفاظِ معدودہ: نَعِمَ، وَبِقَ، وَمِقَ، وَثِقَ، وَفِقَ، وَرِثَ، وَرِعَ، وَرِمَ، وَرِيَ، وَلِيَ، وَغِرَ، وَحِرَ، وَلِهَ، وَهِلَ، وَعِمَ، وَطِيَ يَئِسَ، يَبِسَ۔

خاصیتِ بابِ حسب

بابِ حسب کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے چند ہی الفاظ آتے ہیں؛ ان میں سے انیس یہاں لکھے گئے ہیں۔ ویسے مصنفؒ نے کل بتیس (۳۲) الفاظ دریافت فرمائے ہیں، جو ان کی شرح اُصولِ اکبریہ میں درج ہیں (حاشیہ آسان خاصیاتِ ابواب ص ۳۱)

ذیل میں الفاظ کے معانی لکھے جاتے ہیں:

(۱) نَعِمَ، نَعْمَةً (خوش حال ہونا)
(۲) وَبِقَ، وُبُوْقًا، وَوَبْقًا (ہلاک ہونا)
(۳) وَمِقَ، وَمْقًا وَمِقَةً (عاشق ہونا)
(۴) وَثِقَ، وُثُوْقًا وَثِقَةً (بھروسہ کرنا)
(۵) وَفِقَ وَفْقًا (موافق ہونا)
(۶) وَرِثَ، وَرْثًا، وَوِرْثًا (وارث ہونا)
(۷) وَرِعَ، وَرْعًا (پرہیزگار ہونا)
(۸) وَرِمَ، وَرَمًا (سوجنا)
(۹) وَرِیَ، وَرْيًا (ہڈی میں گودا سخت ہونا)
(۱۰) وَلِيَ، وَلْيًا (نزدیک ہونا)
(۱۱) وَغِرَ، وَغْرًا (کینہ رکھنا)
(۱۲) وَحِرَ، وَحْرًا (کینہ رکھنا)
(۱۳) وَلِهَ، وَلَهًا (غم میں بدحواس ہونا)
(۱۴) وَهِلَ، وَهْلًا (وہم ہونا)
(۱۵) وَعِمَ، وَعْمًا (دعائے خیر کرنا)
(۱۶) وَطِيَ، وَطْأً (روندنا)
(۱۷) يَئِسَ، يَأْسًا (ناامید ہونا)
(۱۸) يَبِسَ، يُبْسًا (خشک ہونا)
(۱۹) حَسِبَ، حِسْبَانًا (گمان کرنا)

نوٹ (۱): معلومات کے لیے معانی لکھ دیے گئے ہیں، طلبۂ کرام متن کے الفاظ بلا معنی یاد کریں! معانی کے ساتھ یاد کرنے کی صورت میں اکثر بھول جاتے ہیں۔

(۲) یاد رہے کہ حسب اور نعم صحیح ہیں، اور باقی مثالِ واوی اور یائی ہیں۔

خاصیتِ افعال: تعدیہ وتصییر ست، نحو: خَرَجَ زَيْدٌ وَأَخْرَجْتُهُ، وَقَدْ يُلْزِمُ نحو: أَحْمَدَ۔ وتعریض: ای بُردنِ فاعل چیزے را بہ مَعْرَضِ مدلولِ ماخذ، نحو: اَبَعْتُهُ۔ ووِجدان: ای یافتن چیزے را موصوف بہ ماخذ[1]، نحو: أَبْخَلْتُهُ۔

[1] بہ مدلولِ ماخذ (نوادر)

لغات: بُردن (لے جانا)، مَعْرِض (پیش کرنے کی جگہ)، مدلول (بتائی ہوئی چیز، مفہوم، مطلب)، یافتن (پانا)، موصوف (متصف، خوبی یا خرابی دیا ہوا)۔

بابِ افعال کی پندرہ خاصیتیں ہیں:

(۱) تعدیہ (۲) تصییر (۳) الزام (۴) تعریض (۵) وِجدان (۶) سلبِ ماخذ (۷) اِعطائے ماخذ (۸) بلوغ (۹) صیرورت (۱۰) لیاقت (۱۱) حینونت (۱۲) مبالغہ (۱۳) ابتدا (۱۴) موافقتِ مجرد وتفعیل وتفعل واستفعال (۱۵) مطاوعتِ فِعل (ثلاثی مجرد) مطاوعتِ فَعَّلَ (تفعیل)

(۱) تعدیہ (تجاوز کرنا) لازم کو متعدی بنانا، جیسے: خَرَجَ زَيْدٌ (زید نکلا) ثلاثی مجرد لازم ہے، اس کو بابِ افعال میں لے جا کر أَخْرَجْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو نکالا) متعدی بنالیا، پہلے مفعول کی ضرورت نہیں تھی، اب مفعول کی ضرورت ہوگی۔

فائدہ: اگر کوئی فعل مجرد میں متعدی بیک مفعول ہے تو اس کو افعال میں متعدی بہ دو مفعول بنا دینا بھی تعدیہ ہے، جیسے: حَفَرَ زَيْدٌ نَهْرًا (زید نے نہر کھودی) أَحْفَرْتُ زَيْدًا نَهْرًا (میں نے زید سے نہر کھدوائی)

اسی طرح متعدی بہ دو مفعول کو بہ سہ مفعول بنا دینا بھی تعدیہ ہے، جیسے: عَلِمْتُ زَيْدًا فَاضِلًا (میں نے زید کو فاضل جانا) سے أَعْلَمْتُ عَمْرًا زَيْدًا فَاضِلًا (میں نے عمرو کو زید کے فاضل ہونے کی اطلاع دی)

(۲) تصییر: (حالت بدلنا) فاعل کا مفعول کو ماخذ (معنی مصدری) والا بنانا، جیسے: أَشْرَكْتُ النَّعْلَ (میں نے جوتے کو تسمیہ والا بنایا) یعنی فاعل "تُ" نے نعل کو شراک دار بنایا۔

وسلب: ای زائل کردن از شئ ماخذ را،نحو: شَکٰی وأَشْکَیْتُهٗ۔ وإعطائے ماخذ،نحو: أَشْوَیْتُهٗ، وَأَقْطَعْتُهٗ قُضْبَانًا۔ وبلوغ، ای: رسیدن یا درآمدن بہ ماخذ، نحو: أَصْبَحَ، أَعْرَقَ۔ وصیر ورت ای: گشتن شئ صاحبِ ماخذ، یا صاحبِ چیزے موصوف بہ ماخذ، یا صاحبِ چیزے در ماخذ،نحو: أَلْبَنَ، وَأَخْرَفَتْ، وَاَجْرَبَ۔

ماخذ شِرَاك (تسمہ) ہے۔

لغات: زائل کردن (ختم کرنا، دور کرنا)، رسیدن (پہنچنا)، درآمدن (آنا)، بہ (میں) گشتن (ہونا)، صاحب (والا)، چیزے (کوئی چیز)۔

فائدہ: تعدیہ اور تصییر میں عُموم خُصوص من وجہٍ کی نسبت ہے یعنی کہیں تو دونوں جمع ہوتے ہیں، جیسے: أَعْلَمْتُهٗ: میں نے اس کو بتایا (تعدیہ)، میں نے اس کو صاحبِ علم بنایا (تصییر)، کہیں صرف تعدیہ ہوتا ہے، جیسے: أَبْصَرْتُهٗ: میں نے اس کو دکھایا، اور کہیں صرف تصییر ہوتی ہے، جیسے: أَشْرَكْتُ النَّعْلَ: میں نے جوتا تسمے والا بنایا، ماخذ شِرَاك (تسمہ) ہے۔

(۳) الزام: متعدی کو لازم بنانا، جیسے: أَحْمَدَ (اس نے تعریف کی) لازم ہے، یہ حَمِدَ (سمع) سے ہے، جو متعدی ہے، جیسے: حَمِدْتُ اللّٰہَ (میں نے اللہ کی تعریف کی)

یاد رہے کہ متن میں اِلزام کو وَقَدْ یُلْزِمُ (اور کبھی بابِ افعال لازم کرتا ہے) سے بیان کیا ہے۔

(۴) تعریض: (پیش کرنا) فاعل کا مفعول کو ماخذ (معنیٔ مصدری) کے واقع ہونے کی جگہ میں لے جانا، جیسے: أَبَعْتُ الْفَرَسَ (میں گھوڑے کو بیچنے کی جگہ (منڈی) میں لے گیا)

(۵) وجدان: (پانا) فاعل کا مفعول کو ماخذ کے مفہوم (معنیٔ مصدری) کے ساتھ متصف پانا، جیسے: اَبْخَلْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو بخل کے ساتھ متصف (بخیل) پایا)

(۶) سلب: (دور کرنا) کسی چیز (فاعل یا مفعول) سے ماخذ (معنیٔ مصدری) کو دور کرنا، جیسے: شَکٰی (اس نے شکایت کی) وَأَشْکَیْتُهٗ (اور میں نے اس کی شکایت دور کی) اس میں فاعل نے مفعول سے ماخذ (شکایت) کو دور کیا ہے۔

فاعل سے ماخذ (معنیٔ مصدری) دور کرنے کی مثال ہے: أَقْسَطَ زَیْدٌ (زید نے اپنی

ولیاقت، وحینونت، نحو: أَلَامَ الفَرْعُ، وَأَحْصَدَ الزَّرْعُ۔ ومبالغہ، نحو: أَثْمَرَ النَّخْلُ، وَأَسْفَرَ الصُّبْحُ۔ وابتداء، نحو: أَشْفَقَ۔ وموافقتِ مجرد، وفَعَّلَ، وَتَفَعَّلَ وَاستفعلَ، نحو: دَجَا اللَّيْلُ وَأَدْجیٰ۔

ذات سے ظلم کو دور کیا) ماخذ قُسُوْطٌ (ظلم) ہے۔

(۷) اعطائے ماخذ: (معنی مصدری دینا) فاعل کا مفعول کو ماخذ یا محلِ ماخذ یا حقِ ماخذ دینا، جیسے: أَعْظَمْتُ الْكَلْبَ (میں نے کتے کو ہڈی دی) ماخذ عَظْمٌ ہے۔

محلِ ماخذ دینا، جیسے: أَشْوَيْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو بھوننے کی چیز (گوشت یا کوئی اور چیز) دی) ماخذ شِوَاءٌ (بھننے کے لائق چیز)

حقِ ماخذ دینا، جیسے: أَقْطَعْتُهُ قُضْبَانًا (میں نے اس کو شاخوں کے کانٹے کا حق دیا، یعنی اجازت دی) قُضْبَانٌ، قَضِيْبٌ کی جمع ہے، ماخذ (معنیِ مصدری) قَطْعٌ (کاٹنا) ہے، حقِ قطع۔

(۸) بلوغ: (پہنچنا) فاعل کا ماخذ میں پہنچنا یا آنا، جیسے: أَصْبَحَ زَيْدٌ (زید صبح میں پہنچا) ماخذ صبح ہے۔ یہ زمانے کی مثال ہے۔ أَعْرَقَ زَيْدٌ (زید عراق پہنچا) یہ مکان کی مثال ہے۔

(۹) صیر ورت: (ہوجانا، حالت بدل جانا) اس کی تین صورتیں ہیں:

(الف) فاعل کا صاحبِ ماخذ ہونا، جیسے: اَلْبَنَتِ الشَّاةُ (بکری دودھاری ہوگئی)، ماخذ لَبَنٌ (دودھ) ہے۔

(ب) فاعل کا ماخذ سے متصف چیز والا ہونا، جیسے: أَجْرَبَ الرَّجُلُ (آدمی کا اونٹ خارش والا ہوا)، ماخذ جَرْبٌ (خارش) ہے۔

(ج) فاعل کا ماخذ میں کسی چیز والا ہونا، جیسے: أَخْرَفَتِ الشَّاةُ (بکری موسمِ خریف میں بچے والی ہوئی)، ماخذ خَرِيفٌ ہے۔

(۱۰) لیاقت: (لائق ہونا) فاعل کا معنیِ مصدری کے لائق ہونا۔ جیسے: أَلَامَ الْفَرْعُ: (باعزت آدمی ملامت کے لائق ہوا) ماخذ لَوْمٌ (ملامت) ہے، الفَرْعُ: باعزت آدمی۔

(۱۱) حَینونت: (وقت ہونا) فاعل کا ماخذ (معنیٔ مصدری) کے وقت کو پہنچنا۔ جیسے: أَحْصَدَ الزَّرْعُ (کھیتی کٹنے کے وقت کو پہنچی)، ماخذ حَصَادٌ (کٹنا) ہے۔

(۱۲) مبالغہ: (حد سے بڑھنا) ماخذ کی مقدار یا کیفیت میں زیادتی کو بتانا، مقدار کی مثال: أَثْمَرَ النخلُ (کھجور کا درخت بہت زیادہ پھلا) ماخذ ثَمَرٌ (کھجور) ہے، اس کی مقدار میں زیادتی بتانا مقصود ہے۔

کیفیت کی مثال: أَسْفَرَ الصُّبْحُ (صبح خوب روشن ہوئی)، ماخذ سَفْرٌ (روشنی) ہے۔ روشنی کی کیفیت میں زیادتی بتانا مقصود ہے۔

(۱۳) ابتداء: (شروع کرنا) کس فعل کا ابتداءً اسی باب سے آنا جب کہ وہ ثلاثی مجرد سے نہ آیا ہو، اور اگر آیا ہو تو دوسرے معنی میں آیا ہو، جیسے: أَرْقَلَ (اس نے جلدی کی) اس کا مجرد نہیں آتا، یہ ابتداءً باب افعال سے ہی استعمال ہوا ہے۔

أَقْسَمَ (اس نے قسم کھائی) اس کا مجرد قَسَمَ (ض) بانٹنے کے معنی میں ہے، قسم کھانے کے معنی میں نہیں ہے۔

تنبیہ: متن میں ابتداء کی مثال أَشْفَقَ (وقتِ شفق میں داخل ہوا) دی ہے، یہ معنی اسی باب کے ہیں، مجرد میں معنی ہیں: ڈرنا، مہربانی کرنا۔

(۱۴) موافقت: (مطابق ہونا) ایک باب کا دوسرے باب کے ہم معنی ہونا، باب افعال چار ابواب کے موافق ہوتا ہے:

۱- موافقتِ مجرد، جیسے: دَجَا اللَّيْلُ وَأَدْجَى اللَّيْلُ (رات تاریک ہوگئی) دَجَا، يَدْجُو نصر سے ہے۔

۲- موافقتِ تفعیل، جیسے: كَفَّرْتُهُ، وَأَكْفَرْتُهُ (میں نے اس کو کفر کی طرف منسوب کیا)

۳- موافقتِ تفعل، جیسے: تَخَبَّيْتُهُ وَأَخْبَيْتُهُ (میں نے اس کو خیمہ بنایا)

۴- موافقتِ استفعال، جیسے: اِسْتَعْظَمْتُهُ، أَعْظَمْتُهُ (میں نے اس کو بڑا سمجھا)

ومطاوعتِ فَعَلَ وَفَعَّلَ، ای: پس آمدنِ أَفْعَلَ مر فَعَلَ یافَعَّلَ را؛ تادلالت کند بر پذیرفتنِ مفعول اثرِ فاعل را،نحو: کَبَبْتُهُ فَأَکَبَّ۔

خاصیتِ تفعیل: تعدیہ وتصییر ست،نحو: نَزَلَ وَنَزَّلْتُهُ۔وسلب،نحو:قَذِیَتْ عَیْنُهُ وَقَذَّیْتُ عَیْنَهُ۔

لغات: پس آمدن (پیچھے آنا، بعد میں آنا) دلالت (بتانا) پذیرفتن (قبول کرنا)

(۱۵)مطاوعت: (بات ماننا، اثر قبول کرنا) کسی فعل کا دوسرے فعلِ متعدی کے بعد اس لیے آنا کہ بتائے کہ مفعول نے پہلے فعل کے فاعل کے اثر کو قبول کرلیا ہے، جیسے: کَبَبْتُهُ فَأَکَبَّ (میں نے اس کواوندھا کیا تو وہ اوندھا ہوگیا)

بابِ افعال کبھی ثلاثی مجرد کے بعد آتا ہے، جیسے مذکورہ مثال میں بابِ افعال بابِ نصر کے بعد آیا ہے۔

اور کبھی بابِ تفعیل کے بعد آتا ہے، جیسے: بَشَّرْتُهُ فَأَبْشَرَ (میں نے اس کوخوش خبری دی تو اس نے خوش خبری قبول کی یعنی خوش ہوگیا)

خاصیت باب تفعیل

بابِ تفعیل کی تیرہ خاصیتیں ہیں:

(۱) تعدیہ (۲) تصییر (۳) سلب (۴) صیرورت (۵) بلوغ (۶) مبالغہ (۷) نسبت بہ ماخذ (۸) الباس ماخذ (۹) تخلیط (۱۰) تحویل (۱۱) قصر (۱۲) موافقتِ مجرد وافعال وتفعل (۱۳) ابتداء۔

(۱) تعدیہ: (متعدی بنانا) جیسے: نَزَلَ (اُترا) سے نَزَّلَ (اُتارا) نَزَلَ باب ضرب سے لازم ہے، تفعیل میں لاکر اسے متعدی بنایا۔

(۲) تصییر: (حالت بدلنا) جیسے: نَزَّلْتُ الْکِتَابَ (میں نے کتاب نزول والی بنائی) وَتَّرْتُ الْقَوْسَ (میں نے کمان کوتانت والا بنایا)، ماخذ وَتَرٌ (تانت) ہے۔

فائدہ: تعدیہ اور تصییر میں عُموم خُصوص من وجہٍ کی نسبت ہے: نَزَّلَ میں دونوں جمع ہیں، صرف تعدیہ کی مثال: قَبَّلْتُهُ (میں نے اس کو بوسہ دیا) اور صرف تصییر کی مثال: نَصَّلْتُ السَّهْمَ

وصیرورت، نحو: نَوَّرَ۔ وبلوغ، نحو: عَمَّقَ وَخَيَّمَ۔ ومبالغہ، نحو: صَرَّحَ، وَجَوَّلَ، وَمَوَّتَ الإبِلُ، وَقَطَّعْتُ الثِّيَابَ۔ ونسبت بہ ماخذ، نحو: فَسَّقْتُهُ۔ وإلباسِ ماخذ، نحو: جَلَّلْتُهَا۔

(میں نے تیر نوک دار بنایا)، ماخذ نَصْلٌ (نوک) ہے۔

(۳) سلب: (دور کرنا) جیسے: قَذِيَتْ عَيْنُهُ: اس کی آنکھ تنکا والی ہوئی (صیرورت) وَقَذَّيْتُ عَيْنَهُ (اور میں نے اس کی آنکھ سے تنکا دور کیا) ماخذ قَذْيٌ (تنکا) ہے۔

(۴) صیرورت: (ہوجانا، حالت بدل جانا) فاعل کا ماخذ والا ہونا، جیسے: نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفے والا ہوا) اس میں ماخذ نَوْرٌ (شگوفہ) ہے۔

(۵) بلوغ: (پہنچنا) فاعل کا ماخذ میں پہنچنا، جیسے: عَمَّقَ (گہرائی میں پہنچنا) ماخذ عُمُقٌ (گہرائی) ہے۔ خَيَّمَ (خیمے میں پہنچا) ماخذ خیمہ ہے۔

(۶) مبالغہ: (حد سے بڑھنا) اس کی چار صورتیں ہیں:

(الف) فعل کی کیفیت میں مبالغہ ہو، جیسے: صَرَّحَ الْأَمْرُ (بات بہت واضح ہوگئی) یہاں صراحت میں مبالغہ مقصود ہے۔

(ب) فعل کی مقدار میں مبالغہ ہو، جیسے: جَوَّلَ زَيْدٌ (زید خوب گھوما) یہاں گھومنے کی مقدار میں زیادتی بتانا مقصود ہے۔

(ج) فاعل میں مبالغہ ہو، جیسے: مَوَّتَ الإبِلُ (بہت زیادہ اونٹ مرگئے) یہاں اونٹ (فاعل) کی کثرت بتانا مقصود ہے۔

(د) مفعول میں مبالغہ ہو، جیسے: قَطَّعْتُ الثِّيَابَ (میں نے بہت سے کپڑے کاٹے) یہاں کپڑے (مفعول) کی زیادتی بتانا مقصود ہے۔

(۷) نسبت بہ ماخذ: فاعل کا مفعول کو ماخذ (معنیِ مصدری) کی طرف منسوب کرنا، جیسے: فَسَّقْتُهُ (میں نے اس کو فسق کی طرف منسوب کیا) ماخذ فِسْقٌ (گناہ) ہے۔

(۸) اِلباسِ ماخذ: فاعل کا مفعول کو ماخذ پہنانا، جیسے: جَلَّلْتُ الْفَرَسَ (میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی) ماخذ جُلٌّ (جھول) ہے۔

وتخلیط، ای: چیزے را ماخذ اندود کردن، نحو: ذَهَّبْتُهٗ۔ وتحویل، ای: گردانیدن چیزے را ماخذ، یا ہم چوں ماخذ، نحو: نَصَّرْتَهٗ، وَخَیَّمْتُهٗ۔ وقصر، یعنی اشتقاق آں[1] از مرکب بہ جہتِ اختصارِ حکایت، نحو: هَلَّلَ۔ وموافقتِ فَعَلَ، وَاَفْعَلَ، وَتَفَعَّلَ، وابتداء۔

① آں لفظ از (نوادر)

لغات: اندود کردن (لیپنا)، گردانیدن (بنانا)، ہم چوں (مانند، طرح)، اشتقاق (مشتق بنانا)، بہ جہتِ اختصار (مختصر کرنے کی غرض سے)، حکایت (بات)

(۹) **تخلیط:** (ملانا، لیپنا) فاعل کا مفعول کو ماخذ لیپنا، جیسے: ذَهَّبْتُ الْإِنَاءَ (میں نے برتن کو سونے سے لیپا یعنی سونے کا پانی چڑھایا)، ماخذ ذَهَبٌ (سونا) ہے۔

(۱۰) **تحویل:** (پھیرنا) فاعل کا مفعول کو ماخذ یا مثلِ ماخذ بنانا۔ نَصَّرْتَ رَجُلًا (تو نے ایک آدمی کو نصرانی بنایا)، ماخذ "نصرانی" ہے۔ وَخَیَّمْتُ الرِّدَاءَ (میں نے چادر کو خیمہ کی طرح بنایا) ماخذ خیمہ ہے۔ پہلی مثال عینِ ماخذ بنانے کی اور دوسری مثال مثلِ ماخذ بنانے کی ہے۔

(۱۱) **قصر:** (چھوٹا کرنا، کم کرنا) اختصار کی خاطر مرکبِ تام جملے سے کوئی باب بنالینا، جیسے: هَلَّلَ (اس نے لا الہ الا اللہ پڑھا) یہ "قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کا قصر (مخفف) ہے۔

(۱۲) **موافقت:** (مطابق ہونا) ایک باب کا دوسرے باب کے ہم معنی ہونا، باب تفعیل تین ابواب کے موافق آتا ہے:

موافقتِ مجرد، جیسے: تَمَرْتُهٗ (ن) وَتَمَّرْتُهٗ (میں نے اس کو چھوہارا دیا)

موافقتِ افعال، جیسے: اَمْهَلْتُهٗ وَمَهَّلْتُهٗ (میں نے اس کو موقع دیا)

موافقتِ تفعل، جیسے: تَتَرَّسَ وَتَرَّسَ (ڈھال کو کام میں لایا)

(۱۳) **ابتداء:** (شروع کرنا) لَقَّبْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو لقب دیا) اس کا مجرد نہیں آتا۔ جَرَّبْتُهٗ (میں نے اس کو آزمایا) مجرد میں جَرِبَ (س) خارشی ہونے کے معنی میں ہے۔

خاصیتِ تَفَعُّل: مطاوعتِ فَعَّلَ، نحو: قَطَّعْتُہٗ فَتَقَطَّعَ۔ وتکلف در ماخذ، نحو: تَجَوَّعَ وَتَکَوَّفَ۔ وتجنب، یعنی پرہیز کردن از ماخذ، نحو: تَحَوَّبَ۔ ولُبسِ ماخذ، نحو: تَخَتَّمَ۔ وَتَعَمُّلْ یعنی ماخذ را بہ کار بُردن، نحو: تَدَھَّنَ، تَتَرَّسَ، وَتَخَیَّمَ۔

لغات: بہ کار بُردن (کام میں لانا)۔

خاصیت باب تفعل

باب تفعل کی گیارہ خاصیتیں ہیں:

(۱) مطاوعتِ تفعیل (۲) تکلف در ماخذ (۳) تجنُّب (۴) لُبسِ ماخذ (۵) تعمُّل (۶) اتخاذ (۷) تدریج (۸) تحوّل (۹) صیرورت (۱۰) موافقتِ مجرد وافعال وتفعیل واستفعال (۱۱) ابتداء۔

(۱) مطاوعتِ تفعیل: باب تفعل کا باب تفعیل کے بعد یہ بتانے کے لیے آنا کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کرلیا ہے، جیسے: قَطَّعْتُ الثوبَ فَتَقَطَّعَ (میں نے کپڑا کاٹا تو وہ کٹ گیا)

(۲) تکلف در ماخذ: تکلف کے معنی ہیں: تصنع اور بناوٹ یعنی ماخذ کے حصول یا اس کی طرف نسبت میں بناوٹ ظاہر کرنا، جیسے: تَجَوَّعَ (وہ بناوٹی بھوکا بنا) ماخذ جُوْعٌ ہے۔ وَتَکَوَّفَ (وہ بناوٹی کوفی بنا) ماخذ "کوفہ" ہے۔

(۳) تجنُّب: (بچنا، الگ رہنا) فاعل کا ماخذ سے الگ رہنا، جیسے: تَحَوَّبَ (وہ گناہ سے بچا) ماخذ حُوْبٌ (گناہ) ہے۔

(۴) لُبسِ ماخذ: فاعل کا ماخذ پہننا، جیسے: تَخَتَّمَ (اس نے انگوٹھی پہنی) ماخذ خَاتَمٌ (انگوٹھی) ہے۔

(۵) تعمُّل: (کام میں لانا) فاعل کا ماخذ کو کام میں لانا، جیسے: تَدَھَّنَ زَیْدٌ (زید نے تیل لگایا)، ماخذ دُھْنٌ ہے، تَتَرَّسَ زَیْدٌ (زید نے ڈھال استعمال)، ماخذ ترسٌ (ڈھال) ہے، تَخَیَّمَ زَیْدٌ (زید نے خیمہ استعمال کیا)، ماخذ خیمہ ہے۔

واتخاذ، یعنی ساختن یا گرفتنِ ماخذ، یا چیزے را ماخذ ساختن، یا در ماخذ گرفتن، نحو: تَبَوَّبَ، وَتَجَنَّبَ، وَتَوَسَّدَ الْحَجَرَ، وَتَأَبَّطَهُ۔ وتدریج، یعنی تکرارِ عمل بہ مہلت، نحو: تَجَرَّعَ، وَتَحَفَّظَ۔

لغات: ساختن (بنانا) گرفتن (لینا)، تکرار (بار بار)، مہلت (وقفہ)۔

(۶) **اتخاذ:** (بنانا، لینا) (الف) فاعل کا ماخذ کو بنانا، جیسے: تَبَوَّبَ زَيْدٌ (زید نے دروازہ بنایا)، ماخذ بَابٌ (دروازہ) ہے۔

(ب) فاعل کا ماخذ کو اختیار کرنا، جیسے: تَجَنَّبَ زَيْدٌ (زید نے گوشہ اختیار کیا)، ماخذ جَنْبٌ (گوشہ) ہے۔

(ج) فاعل کا مفعول کو ماخذ بنانا، جیسے: تَوَسَّدَ زَيْدٌ الْحَجَرَ (زید نے پتھر کو تکیہ بنایا)، ماخذ وِسَادَةٌ (تکیہ) ہے۔

(د) فاعل کا مفعول کو ماخذ میں پکڑنا، جیسے: تَأَبَّطَ زَيْدُ نِ الكتابَ (زید نے بغل میں کتاب لی)، ماخذ إِبِطٌ (بغل) ہے۔

(۷) **تدریج:** (آہستہ آہستہ کرنا) کسی کام کو وقفے وقفے سے کرنا، جیسے: تَجَرَّعَ (اس نے پانی گھونٹ گھونٹ پیا) تَحَفَّظَ (اس نے تھوڑا تھوڑا یاد کیا)

(۸) **تحوُّل:** (پھرنا، منتقل ہونا) (الف) فاعل کا عین ماخذ ہونا، جیسے: تَنَصَّرَ رَجُلٌ (ایک آدمی نصرانی بن گیا)، ماخذ نصرانی ہے۔

(ب) فاعل کا مثلِ ماخذ ہوجانا، جیسے: تَبَحَّرَ زيدٌ فِی العلم (زید علم میں سمندر کی طرح ہوگیا)، ماخذ بَحرٌ (سمندر) ہے۔

(۹) **صیرورت:** (ہوجانا، حالت بدل جانا) فاعل کا ماخذ والا ہوجانا، جیسے: تَمَوَّلَ زَيْدٌ (زید مال دار ہوگیا)، ماخذ مال ہے۔

(۱۰) **موافقت:** (مطابق ہونا) ایک باب کا دوسرے باب کے ہم معنی ہونا، باب تفعل چار ابواب کے موافق ہوتا ہے:

وَتَحَوُّلْ، یعنی گشتنِ شئ عینِ ماخذ یا ہم چوں ماخذ، نحو: تَنَصَّرَ، وَتَبَحَّرَ۔ وصیرورت، نحو: تَمَوَّلَ۔ وموافقت ِ مجرد، وَاَفْعَلَ، وَفَعَّلَ، وَاسْتَفْعَلَ، وابتداء۔

لغات: گشتن (ہونا)، شئ (چیز)، عین (ذات)، ہم چوں (طرح، جیسا)

۱- موافقتِ مجرد، جیسے: قَبِلَ (س) وَتَقَبَّلَ (قبول کیا)

۲- موافقتِ افعال، جیسے: أَبْصَرَ وَتَبَصَّرَ (دیکھا)

۳- موافقتِ تفعیل، جیسے: کَذَّبَ وَتَکَذَّبَ (اس نے جھوٹ کی طرف نسبت کی)

۴- موافقتِ استفعال، جیسے: اِسْتَحْوَجَ وَتَحَوَّجَ (اس نے حاجت طلب کی)

(۱۱) **ابتداء:** (شروع کرنا) تَشَمَّسَ (اس نے دھوپ کھائی) اس کا مجرد نہیں آتا۔ تَکَلَّمَ (اس نے بات کی) اس کا مجرد کَلَمَ ضرب اور نصر سے آتا ہے؛ لیکن زخمی کرنے کے معنی میں ہے۔
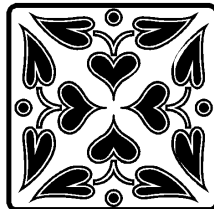
خاصیتِ مفاعلت: مشارکت ست، یعنی شریک بودنِ فاعل ومفعول در فاعلیت ومفعولیت، ای ہر یک مرد دیگرے را، نحو: قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرًا۔ وموافقتِ مجرد، وَافْعَلَ، وَفَعَّلَ، وَتفَاعَلَ، وابتداء۔

لغات: فاعلیت: (فاعل ہونا)، مفعولیت (مفعول ہونا) ان میں ’’ی اور ت‘‘ مصدری معنی پیدا کرنے کے لیے بڑھائی گئی ہیں۔ ہر یک مرد دیگرے را (ہر ایک دوسرے کو)۔

خاصیت باب مفاعلت

باب مفاعلت کی تین خاصیتیں ہیں:

(۱) مشارکت (۲) موافقتِ مجرد وافعال وتفعیل وتفاعل (۳) ابتداء۔

(۱) مشارکت: (ساتھ ہونا) دو آدمیوں کا کسی کام میں اس طرح شریک ہونا کہ دونوں میں سے ہر ایک سے فعل صادر ہو کر دوسرے پر واقع ہو، یعنی دونوں فاعل بھی ہوں اور مفعول بھی؛ لیکن لفظاً ایک کو فاعل اور دوسرے کو مفعول بنایا جائے۔ جیسے: قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرًا (زید اور عمرو نے آپس میں قتال کیا)

(۲) موافقت: (مطابق ہونا) ایک باب کا دوسرے کے ہم معنی ہونا، بابِ مفاعلت چار ابواب کے ہم معنی ہوتا ہے:

۱- موافقتِ مجرد، جیسے: سَفَرَ (ن) وَسَافَرَ (اس نے سفر کیا)

۲- موافقتِ افعال، جیسے: أَبْعَدَ وَبَاعَدَ (اس نے دور کیا)

۳- موافقتِ تفعیل، جیسے: ضَعَّفَ وَضَاعَفَ (اس نے دو چند کیا)

۴- موافقتِ تفاعل، جیسے: تَشَاتَمَا وَشَاتَمَا (ان دونوں نے باہم گالی گلوچ کیا)

(۳) ابتداء: (شروع کرنا) تَاخَمَ (سرحدیں متصل ہوئیں) اس کا مجرد نہیں آتا۔ قَاسٰی (تکلیف برداشت کرنا) اس کا مجرد قَسَا، یَقْسُو، نصر سے سخت ودُرشت ہونے کے معنی میں آتا ہے۔

خاصیتِ تفاعل: تشارک ست، ای شرکتِ دوشیٔ در صدور و تعلقِ فعل، یعنی از ہر یک بہ دیگرے، نحو: تَشَاتَمَا۔ و شرکت در صدور فقط کم ست، نحو: تَرَافَعَا شَيْئًا۔ و تخییل، یعنی نمودنِ غیر را حصولِ ماخذ در خود، نحو: تَمَارَضَ۔ و مطاوعتِ فاعَلَ بمعنیٰ اَفْعَلَ، نحو: بَاعَدْتُهٗ فَتَبَاعَدَ۔

لغات: دوشیٔ (دو چیزیں) صدور (ہونا، یعنی فاعل ہونا)، تعلقِ فعل (ربطِ فعل یعنی مفعول ہونا)، نمودن (ظاہر کرنا، دکھانا)، حصول (پایا جانا)، ماخذ (مادہ، معنی مصدری)، در خود (اپنے اندر)۔

خاصیتِ بابِ تفاعل

بابِ تفاعل کی چھ خاصیتیں ہیں:

(۱) تشارُک (۲) شرکت (۳) تخییل (۴) مطاوعت (۵) موافقتِ مجرد وافعال (۶) ابتداء۔

(۱) تشارک (ساتھ ہونا) دو چیزوں (آدمیوں) میں سے ہر ایک کا دوسرے کے ساتھ کسی کام میں اس طرح شریک ہونا کہ دونوں میں سے ہر ایک سے فعل صادر ہو کر دوسرے پر واقع ہو (لیکن ترکیب میں دونوں فاعل واقع ہوں) جیسے: تَشَاتَمَ زَيْدٌ وعمرٌو (زید اور عمرو دونوں نے ایک دوسرے کو گالی دی)

فائدہ: تشارُک اور مشارَکت میں ایک فرق یہ ہے کہ مشارَکت میں دونوں شریکوں میں سے ایک ترکیب میں فاعل اور دوسرا مفعول واقع ہوتا ہے؛ جب کہ تشارُک میں دونوں فاعل ہی واقع ہوتے ہیں۔

اور دوسرا فرق یہ ہے کہ مشارَکت میں جو فعل متعدی بہ یک مفعول ہوگا، وہ تشارک میں لازم ہو جائے گا، جیسے: شَاتَمَ زيدٌ عمرًا (زید نے عمرو کو گالی دی) وَتَشَاتَمَ زَيْدٌ وَعَمْرُو (زید اور عمرو نے ایک دوسرے کو گالی دی) اور جو مشارکت (مفاعلت) میں متعدی بہ دو مفعول ہوگا وہ تشارُک (تفاعل) میں بیک مفعول ہو جائے گا، جیسے: جَاذَبَ زَيْدٌ عمرًا ثوبًا (زید نے عمرو کا کپڑا کھینچا) وَتَجَاذَبَ زَيْدٌ وَعمرٌو ثَوْبًا (زید اور عمرو نے ایک دوسرے کا کپڑا کھینچا)

موافقتِ مجرد، وَاَفْعَلَ، وابتداء۔ ولفظے کہ در مفاعلت دو مفعول می خواست در تفاعل یکے خواہد، واگرنہ لازم بُوَد۔

خاصیتِ افتعال: اتخاذ ست، نحو: اِجْتَحَرَ، وَاجْتَنَبَ، وَاغْتَذَی الشّاۃَ، وَاعْتَضَدَہٗ۔ وتصرف، یعنی جِدْ[1] نمودن در فعل، نحو: اِکْتَسَبَ۔

---

[1] جُہد (نوادر)

لغات: لفظے (کوئی لفظ)، می خواست (چاہتا ہے)، بُوَد (ہوگا)، جِدْ (محنت، کوشش) نمودن (ظاہر کرنا)۔

---

(۲) شرکت: دو فاعلوں کا کسی (تیسری) چیز میں شریک ہونا، جیسے: تَرَافَعَا شَیْئًا (دونوں نے کسی چیز کو اٹھایا) مگر یہ صورت کم واقع ہوتی ہے۔

(۳) تخییل: (وہم کرنا، خلافتِ واقعہ باور کرانا) فاعل کا دوسرے کو اپنے اندر ماخذ کے پائے جانے کو بتانا، جب کہ اس کے اندر ماخذ نہ پایا جاتا ہو، جیسے: تَمَارَضَ (اس نے اپنے آپ کو بیمار دکھایا) جب کہ بیمار نہ تھا۔

فائدہ: تکلف اور تخییل دونوں میں دوسرے کے سامنے خلافِ واقعہ بات ظاہر کی جاتی ہے؛ اس لیے ان کو "تظاہر" بھی کہا جاتا ہے؛ لیکن ظاہر کی جانے والی چیز اگر اچھی اور مطلوب ہو تو اُسے "تکلف" اور خراب اور مکروہ ہو تو اسے "تخییل" سے تعبیر کرتے ہیں؛ اس لیے تَجَوَّعَ (وہ بناوٹی بھوکا بنا) میں تکلف اور تَمَارَضَ (وہ بناوٹی بیمار بنا) میں تخییل ہے۔ بھوک فاعل کو پسند ہے؛ لیکن بیماری پسند نہیں۔

(۴) مطاوعتِ فَاعَلَ بمعنی اَفْعَلَ: کبھی بابِ تفاعل بابِ مفاعلت کے بعد آتا ہے، جب کہ مفاعلت اِفعال کے معنی میں ہو اور فاعل کے اثر کو مفعول نے قبول کیا ہو، جیسے: بَاعَدْتُہٗ فَتَبَاعَدَ (میں نے اس کو دور کیا تو وہ دور ہو گیا) اس میں بَاعَدَ، اَبْعَدَ کے معنی میں ہے۔

(۵) موافقتِ مجرد: کبھی بابِ تفاعل مجرد کے کسی باب کے ہم معنی ہوتا ہے، جیسے: تَعَالٰی

(وہ بلند ہوا) یہ عَلاَ، یَعْلُو (نصر) کے معنی میں ہے، اس میں "صیرورت" ہے۔

موافقتِ افعال: کبھی بابِ تفاعل اور بابِ افعال ایک دوسرے کے ہم معنی ہوتے ہیں، جیسے: تیَامَنَ اور أَیْمَنَ (وہ یمن پہنچا) اس میں "بلوغ" ہے۔

(۶) **ابتداء:** تدَاحكَ (وہ داخل ہوا) اس کا مجرد نہیں آتا، تبَارَكَ (وہ بابرکت ہوا) اس کا مجرد بَرَكَ (نصر) اونٹ بٹھانے کے معنی میں آتا ہے۔

بابِ تفاعل اور مفاعلت میں فرق: (۱) جو لفظ بابِ مفاعلت میں دو مفعول چاہتا ہے وہ تفاعل میں ایک مفعول چاہتا ہے، جیسے: جَاذَبْتُ زیداً ثوبًا (میں نے زید کا کپڑا کھینچا) وَتَجاذَبْنَا ثَوْبًا (ہم دونوں نے کپڑا کھینچا تانی کی)

(۲) اور جو لفظ مفاعلت میں ایک مفعول چاہتا ہے وہ تفاعل میں لازم ہو جاتا ہے، جیسے: قَاتَلْتُ زَیْدًا (میں نے زید سے قتال کیا) تقَاتَلْتُ أَنَا وَزیدٌ (میں اور زید باہم لڑے)

خاصیتِ بابِ افتعال

بابِ افتعال کی چھ خاصیتیں ہیں:

(۱) اتخاذ (۲) تصرف (۳) تخییر (۴) مطاوعتِ فَعَلَ (۵) موافقتِ مجرد وافعال وتفعل وتفاعل واستفعال (۶) ابتداء۔

(۱) **اتخاذ:** (بنانا، لینا) (الف) فاعل کا ماخذ کو بنانا، جیسے: اِجْتَحَرَ (اس نے سوراخ بنایا) ماخذ جُحْرٌ (سوراخ) ہے، اِحْتَجَرَ (اس نے کمرہ بنایا)، ماخذ حُجْرَةٌ (کمرہ) ہے۔

تنبیہ: متن میں اِجْتَحَرَ (جیم پہلے) اور اِحْتَجَرَ (حا پہلے) دونوں کا احتمال ہے (رِکاز الاصول)

(ب) فاعل کا ماخذ کو اختیار کرنا، جیسے: (۱) اِجْتَنَبَ (اس نے گوشہ اختیار کیا) اس میں ماخذ جَنْبٌ (گوشہ) ہے۔ (۲) اِحْتَرَزَ (اس نے محفوظ مقام کو اپنایا)، ماخذ حِرْزٌ (محفوظ مقام) ہے۔

وتخییر :أی فَعْلُ الفَاعِلِ الْفِعْلَ لِنَفْسِہٖ،نحو:اِکْتَالٌ۔ ومطاوعتِ فَعَلَ،نحو: غَمَمْتُہٗ فَاغْتَمَّ۔

وموافقتِ مجرد، وافْعل، وَتَفَعَّلَ، وَتفَاعَلَ، وَاسْتَفْعَلَ، وابتداء۔

فائدہ: یہ مثال بہتر ہے؛ اس لیے کہ پہلی مثال کا جو ترجمہ ہے وہ دراصل تَجَنَّبَ (گوشہ اختیار کیا) کا ترجمہ ہے۔ مصنفؒ نے اصولِ اکبری میں اس کی وضاحت کی ہے (نوادر)

(ج) فاعل کا مفعول کو ماخذ بنانا، جیسے: اِغْتَذَی الشَاۃَ (اس نے بکری کو غذا بنایا)، ماخذ غِذَاءٌ ہے۔

(د) فاعل کا مفعول کو ماخذ میں لینا، جیسے: اِعْتَضَدَ الکِتَابَ (اس نے کتاب بغل میں لی) ماخذ عَضُدٌ (بازو) ہے۔

(۲) تصرف: (کوشش کرنا) فاعل کا فعل کے حصول میں محنت اور کوشش کرنا، جیسے: اِکْتَسَبَ الْمَالَ (اس نے مال کمانے میں محنت کی)

(۳) تخییر : (پسند کرنا، منتخب کرنا) فاعل کا کوئی کام اپنی ذات کے لیے کرنا، جیسے: اِکْتَالَ الْحِنْطَۃَ (اس نے اپنے لیے گیہوں ناپا)

(۴) مطاوعتِ فَعَلَ، یعنی باب افتعال کا مجرد کے کسی باب کے بعد اس طرح آنا کہ بتائے کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کرلیا ہے، جیسے: غَمَمْتُہٗ، فَاغْتَمَّ (میں نے اسے غمگین کیا تو وہ غمگین ہوگیا) غَمَّ ، یَغُمُّ باب نصر سے ہے۔

(۵) موافقت: باب افتعال پانچ ابواب کے ہم معنی ہوتا ہے:

۱- موافقتِ مجرد: قَدَرَ (ن،ض) وَاقْتَدَرَ (وہ قادر ہوا)

۲- موافقتِ افعال: اَحْجَزَ وَاحْتَجَزَ (وہ حجاز پہنچا)

۳- موافقتِ تفعل: تَرَدّٰی وَارْتَدٰی (اس نے چادر اوڑھی)

۴- موافقتِ تفاعل: تَخَاصَمَا وَاخْتَصَمَا (ان دونوں نے آپس میں جھگڑا کیا)

خاصیتِ استفعال: طلب ولیاقت ست، نحو: اِسْتَطْعَمْتُہٗ، وَاسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ۔ ووِجدان، نحو: اِسْتَکْرَمْتُہٗ۔

۵- موافقتِ استفعال: اِسْتَأْجَرَ وَاِيْتَجَرَ (اس نے اجرت طلب کی)

(٦) ابتداء: اِسْتَلَمَ (بوسہ لیا) اس کا مجرد سَلِمَ ہے؛ مگر سلامت رہنے کے معنی میں ہے، بوسہ لینے کے معنی میں نہیں۔

اِبْتَامَ (چارے والی بکری ہونا) اس کا مجرد نہیں آتا (نوادر الاصول ص ١٠٦)

فائدہ: یہاں ایک شبہ ہے کہ "اِبْتِیَامٌ" متداول لغات میں موجود نہیں؛ اس لیے شاید یہ غلط ہو؛ اس کے بجائے ایک لفظ اِتِّیَامٌ ہے جو التِّیْمَۃُ یا التِّئَمَۃُ سے مشتق ہے، جس کے معنی ہیں: گھریلو بکری/قحط کی حالت میں ذبح کی جانے والی بکری، اب اِتِّیَامٌ کا معنی ہوگا: پالتو بکری کا ذبح کرنا/قحط کے زمانے میں بکری ذبح کرنا۔ اس کا مجرد تَامَ، يَتِيْمُ تَيْمًا (ض) آتا ہے، اس کے معنی ہیں: غلام بنا دینا، ذلیل کرنا۔ بابِ افتعال سے ابتداء کی کوئی ایسی مثال نہیں ملی جس کا مجرد نہ آتا ہو۔ واللہ اعلم۔

خاصیتِ بابِ استفعال

بابِ استفعال کی دس خاصیتیں ہیں:

(١) طلب (٢) لیاقت (٣) وِجدان (٤) حُسبان (٥) تحوُّل (٦) اتخاذ (٧) قصر (٨) مطاوعتِ اَفْعَلَ (٩) موافقتِ مجرد وافعال وتفعل وافتعال (١٠) ابتداء۔

(١) طلب: (مانگنا) فاعل کا مفعول سے ماخذ مانگنا، جیسے: اِسْتَطْعَمْتُہٗ (میں نے اس سے کھانا مانگا)، ماخذ طعامٌ (کھانا) ہے۔

(٢) لیاقت: (قابل ہونا) فاعل کا ماخذ کے قابل ہونا، جیسے: اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ (کپڑا پیوند کے قابل ہوا)، ماخذ رُقْعَۃٌ (پیوند) ہے۔

(٣) وجدان: (پانا) فاعل کا مفعول کو ماخذ کے ساتھ متصف پانا، جیسے: اِسْتَکْرَمْتُہٗ (میں نے اس کو سخاوت کے ساتھ متصف پایا)، ماخذ کرمٌ (سخاوت، مہربانی) ہے۔

وحِسبان، یعنی پنداشتنِ چیزے را موصوف بہ ماخذ، نحو: اِسْتَحْسَنْتُهٗ۔ وَتَحَوُّلْ، نحو: اسْتَحْجَرَ الطِّيْنُ، واسْتَنْوَقَ الْجَمَلُ۔ واتخاذ، نحو: اسْتَوْطَنَ الْقُرىٰ۔ وقصر، نحو: اِسْتَرْجَعَ۔ ومطاوعتِ اَفْعَلَ، نحو: اَقَمْتُهٗ، فَاسْتَقَامَ۔ وموافقتِ مجرد، واَفْعَلَ، وَتَفَعَّلَ، وَافْتَعَلَ، وابتداء۔

لغات: پنداشتن (گمان کرنا)، موصوف (متصف، خوبی یا خرابی والی ہونا)۔

(۴) حُسبان: (گمان کرنا، خیال کرنا) فاعل کا مفعول کو ماخذ سے متصف گمان کرنا، جیسے: اِسْتَحْسَنْتُهٗ (میں نے اس کو اچھا گمان کیا) ماخذ حُسْنٌ (اچھا) ہے۔

(۵) تحوُّل: (بدلنا) فاعل کو صورتاً یا معنیً عینِ ماخذ یا مثلِ ماخذ میں بدلنا، جیسے: اِسْتَحْجَرَ الطِّيْنُ (گارا پتھر یا پتھر کی طرح ہو گیا) یعنی دیکھنے میں صورتاً، وَاسْتَنْوَقَ الْجَمَلُ (اونٹ اونٹنی ہو گیا) یعنی معنوی اعتبار سے۔

فائدہ: یہ محاورہ اس وقت بولتے ہیں جب بہادر آدمی بزدلی کا مظاہرہ کرے، یا کوئی ایک بات کے ساتھ دوسری بات ملا دے۔

(۶) اتخاذ: (بنانا، لینا) فاعل کا مفعول کو ماخذ بنا لینا، جیسے: اِسْتَوْطَنَ الْقُرىٰ (اس نے گاؤں کو وطن بنا لیا)، ماخذ وطن ہے۔

(۷) قصر: (چھوٹا کرنا، کم کرنا) اختصار کے لیے مرکبِ تام جملے سے کوئی باب بنا لینا، جیسے: اِسْتَرْجَعَ (اس نے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہا) یہ قَالَ: إنا لله إلخ کا مخفف ہے۔

(۸) مطاوعتِ اَفْعَلَ: باب استفعال کا افعال کے بعد اس طرح آنا کہ مفعول نے فاعل کا اثر قبول کیا ہو، جیسے: أَقَمْتُهٗ فَاسْتَقَامَ (میں نے اس کو سیدھا کیا تو وہ سیدھا ہو گیا)

(۹) موافقتِ مجرد وافعال وتفعل وافتعال:

۱- موافقتِ مجرد: قَرَّ (ض) وَاسْتَقَرَّ (وہ ٹھہر گیا)

۲- موافقتِ افعال: أَجَابَ وَاسْتَجَابَ (اس نے جواب دیا)

وانفعال را لزوم وعلاج لازم است، ومطاوعتِ فَعَلَ غالب، نحو: کَسَرْتُهٗ فَانْکَسَرَ۔ موافقتِ فَعِلَ، وَاَفْعَلَ نادر۔ وفائے آں لام [1] ورا ونون وحرفِ لین نہ بُوَد۔ وَیُطَاوِعُ اَفْعَلَ، نحو: اَغْلَقْتُ الْبَابَ فَانْغَلَقَ وَیَبْتَدِأُ۔

① لام ومیم ورا (نوادر)

لغات: غالب (اکثر وبیشتر)، حرفِ لین (واو اور یا جن سے پہلے فتحہ ہو) یہاں واو اور یا مراد ہیں، ماقبل میں فتحہ ہونا ضروری نہیں)، یُطَاوِعُ (پیچھے آتا ہے)، یَبْتَدِأُ (وہ شروع کرتا ہے)۔

۳- موافقتِ تفعّل: تَکَبَّرَ وَاسْتَکْبَرَ (اس نے تکبر کیا)

۴- موافقتِ افتعال: اِعْتَصَمَ وَاسْتَعْصَمَ (وہ (گناہ سے) بچا رہا)

(۱۰) ابتداء: اِسْتَأْجَزَ عَلٰی الوِسَاۃِ (اس نے تکیہ پر سینہ رکھا) اس کا مجرد نہیں آتا۔ اِسْتَعَانَ (اس نے زیرِ ناف صاف کیے) اس کا مجرد عَانَ (نصر) ادھیڑ عمر ہونے کے معنی میں آتا ہے۔

خاصیت باب انفعال

بابِ انفعال کی سات خاصیتیں ہیں:

(۱) لزوم (۲) علاج (۳) مطاوعتِ فَعَلَ (۴) موافقتِ مجرد وافعال (۵) انفعال کے فا کلمہ میں یَرْمَلُوْن میں سے کسی حرف کا نہ آنا (۶) مطاوعتِ افعال (۷) ابتداء۔

(۱) لزوم: (لازم ہونا) اس باب کی اہم خاصیت لازم ہونا ہے؛ خواہ وہ لفظ مجرد میں لازم ہو یا متعدی ہو، جیسے: فَرِحَ وَانْفَرَحَ (وہ خوش ہوا) فَطَرَ (اس نے پھاڑا) اِنْفَطَرَ (وہ پھٹا) ان میں فَرِحَ مجرد میں لازم اور فَطَرَ متعدی ہے۔

(۲) علاج: (مشق کرنا) اعضا وجوارح سے کیا ہوا ایسا کام جو نظر آئے اور محسوس ہو، جیسے: اِنْکَسَرَ (وہ ٹوٹ گیا) ٹوٹنا نظر آتا ہے، جو نظر نہیں آتا، وہ اس باب سے نہیں آتا۔

نوٹ: لزوم اور علاج دونوں بابِ انفعال کے لیے خواص ہیں۔

(۳) مطاوعتِ فَعَلَ: بابِ انفعال اکثر ثلاثی مجرد کے بعد آتا ہے، یہ بتانے کے لیے کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کیا ہے، جیسے: کَسَرْتُهٗ فَانْکَسَرَ (میں نے اس کو توڑا تو وہ ٹوٹ گیا)

کَسَرَ، یَکْسِرُ باب ضرب سے ہے۔ اس مثال میں لزوم، علاج اور مطاوعت تینوں جمع ہیں۔

(۴) موافقتِ مجرد وافعال: کبھی کبھی بابِ انفعال ثلاثی مجرد اور باب افعال کے ہم معنی ہوتا ہے، جیسے: طَفِئَتِ النَّارُ وَانْطَفَأَتْ (آگ بجھ گئی)، أَحْجَزَ وَانْحَجَزَ (وہ حجاز (عرب) پہنچا)

(۵) بابِ انفعال کے فاکلمہ کی جگہ یَرْمَلُوْن کے چھ حروف میں سے کوئی حرف ثقل کی وجہ سے نہیں آتا، اگر کسی لفظ میں ان حروف میں سے کوئی حرف فاکلمہ کی جگہ میں واقع ہو تو اس کو باب افتعال سے لاتے ہیں، جیسے: یَبِسَ سے اِتَّبَسَ (وہ سوکھ گیا) رَفَعَ سے اِرْتَفَعَ (وہ اونچا ہوا) مَنَعَ سے اِمْتَنَعَ (اس نے روکا) لَبِسَ سے اِلْتَبَسَ (وہ مشتبہ ہوا) وَفِقَ سے اِتَّفَقَ (وہ موافق ہوا) نَفَعَ سے اِنْتَفَعَ (وہ فائدہ بخش ہوا)

فائدہ: فصولِ اکبری کے موجودہ نسخے (امدادیہ دیوبند) میں ''لام اور راء'' کے بیچ میں ''میم'' نہیں ہے، متن میں اسی کو باقی رکھا گیا ہے، یہی زیادہ صحیح ہے؛ اس لیے کہ بہت سے الفاظ کے فاکلمہ میں میم ہے اور وہ بابِ انفعال سے آتے ہیں، جیسے: اِنْمَازَ (الگ ہوا)، اِنْمَارَ الْوَبَرُ (اونٹ کا بال گرا)، انمحیٰ (مٹا)، اِنْمَحَقَ الجِدارُ (دیوار گری)، اِنْمَرَطَ الشَّعْرُ (بال گرا)؛ نوادر الوصول (ص ۱۱۰) میں ہے: ودر بعضِ نُسَخْ لفظ میم یافتہ نشد (فصولِ اکبری کے بعض نسخوں میں ''میم'' موجود نہیں ہے)

(۶) مطاوعتِ افعال: بابِ انفعال باب افعال کے بعد آتا ہے، یہ بتانے کے لیے کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کرلیا ہے، جیسے: أَغْلَقْتُ الْبَابَ فَانْغَلَقَ (میں نے دروازہ بند کیا تو بند ہو گیا)

(۷) ابتداء: شروع ہی سے اسی باب سے آنا، جیسے: اِنْجَحَرَ (وہ بل میں گھسا) اس کا مجرد نہیں آتا اور اِنْطَلَقَ (وہ چلا) اس کا مجرد طَلُقَ ہنس مکھ ہونے کے معنی میں آتا ہے۔

عربی عبارت کا ترجمہ: قولہٗ: یُطَاوِعُ اَفْعَلَ إلخ یہ (باب انفعال) اَفْعَلَ کے بعد آتا ہے، جیسے: میں نے دروازہ بند کیا تو وہ بند ہو گیا، اور کبھی (بابِ انفعال سے کوئی لفظ) شروع ہوتا ہے...... باب افعوال اقتضاب دیا ہوا (مجرد سے کٹا ہوا) وزن ہے، یہ مبالغہ کے لیے آتا ہے،

وافعیعال را لزوم غالب[1] ومبالغہ لازم، ومطاوعتِ فَعَلَ، وموافقت اِسْتَفْعَلَ نادر۔

وَافْعِلَالٌ وَافْعِيْلَالٌ را لزوم ومبالغہ لازم[2]، ولون وعیب[3] غالب۔

① غالب ست (نوادر) ② لازم ست (نوادر) ③ لون یا عیب (نوادر)

لغات: غالب (اکثر وبیشتر)، نادر (کم یاب، کبھی کبھی)۔

اور فَعْلَلَ بہت سی خاصیتوں کے لیے آتا ہے اور یہ نہیں آتا ہے: مگر صحیح یا مضاعف، اور مہموز کم آتا ہے، اور تفَعْلَلَ، فَعْلَلَ کے بعد آتا ہے، اور کبھی اقتضاب دیا ہوا (مجرد سے کٹا ہوا) ہوتا ہے، اور افعنلال لازم ہوتا ہے اور فَعْلَلَ (رباعی مجرد) کے بعد آتا ہے، اور ایسے ہی اِفْعَلَّلَ ہے اور یہ اقتضاب والا آتا ہے، اور ملحق ابواب میں مبالغہ بھی ہوتا ہے۔

خاصیتِ بابِ افعیعال

بابِ افعیعال کی چار خاصیتیں ہیں:

(۱) لزوم (۲) مبالغہ (۳) مطاوعتِ مجرد (۴) موافقتِ استفعال۔

(۱) لزوم: (لازم ہونا) یہ باب زیادہ تر لازم اور کبھی متعدی بھی آتا ہے، لازم جیسے: اِمْلَوْلَحَ الْمَاءُ (پانی نمکین ہوگیا)، متعدی جیسے: اِحْلَوْلَيْتُهٗ (میں نے اس کو میٹھا سمجھا)

(۲) مبالغہ: (حد سے بڑھنا) فاعل میں ماخذ کا بہ کثرت پایا جانا، مبالغہ اس باب کے لیے لازم ہے، جیسے: اِعْشَوْشَبَ الأرضُ (زمین زیادہ گھاس والی ہوئی) ماخذ عُشْبٌ (گھاس) ہے۔

(۳) مطاوعتِ مجرد: بابِ افعیعال کا مجرد کے بعد آنا، اس طرح کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کیا ہو، جیسے: ثَنَيْتُهٗ فَاثْنَوْنٰى (میں نے اس کو موڑا تو وہ مڑ گیا) ثَنَا، يَثْنِيْ باب ضرب سے ہے۔

(۴) موافقتِ استفعال: افعیعال کبھی اتفاق سے استفعال کے ہم معنی میں ہوجاتا ہے، جیسے: اِسْتَحْلَيْتُهٗ وَاحْلَوْلَيْتُهٗ (میں نے اُسے میٹھا سمجھا)

خاصیتِ باب افعلال وافعیلال

افعلال وافعیلال کی چار خاصیتیں ہیں:

وَافْعِوَّال: بِناءٌ مُقْتَضَبٌ یَجِیْئُ لِلْمُبَالَغَةِ۔

وَفَعْلَلَ: لِمَعَانٍ کَثِیْرَةٍ وَلَمْ یَرِدْ إِلَّا صَحِیْحًا، أَوْ مُضَاعَفًا، وَمَهْمُوْزًا قَلِیْلاً۔

وَتَفَعْلَلَ: یُطَاوِعُ فَعْلَلَ وَقَدْ یُقْتَضَبُ۔

(۱)لزوم (۲) مبالغہ (۳) لون (۴) عیب۔

(۱و۲) لزوم ومبالغہ: ان دونوں ابواب کے لیے لازم ہیں اور ان میں مبالغے کا پایا جانا ضروری ہے، جیسے: اِحْمَرَّ اور اِحْمَارَّ (وہ بہت سرخ ہوا)

(۳،۴) لون یا عیب: ان دونوں ابواب میں زیادہ تر رنگ یا عیب کے معنی پائے جاتے ہیں جیسے: اِصْفَرَّ اور اِصْفَارَّ (وہ زرد ہوا) اِحْوَلَّ اور اِحْوَالَّ (وہ ایک کو دو دیکھنے والا (بھینگا) ہوا)

خاصیت بابِ افعوال

بابِ افعوّال کی دو خاصیتیں ہیں: (۱) اقتضاب (۲) مبالغہ۔

(۱) اقتضاب: (کاٹنا) کسی مادے کا ثلاثی مجرد سے بالکل نہ آنا؛ بلکہ اس کی شروعات ہی اِس باب سے ہوئی ہو، اس میں کوئی حرف نہ تو زائد معنی کے لیے ہو اور نہ برائے الحاق ہو، ایسے وزن کو بِنَاءٌ مُقْتَضَبٌ بھی کہتے ہیں۔ اس کو مُرْتَجَلَ (غیر منقول) بھی کہتے ہیں، یعنی یہ ثلاثی مجرد سے منقول نہیں ہوتا (نوادر ص ۱۱۲) یہ باب اکثر مقتضب ہوتا ہے، لیکن اقتضاب لازم نہیں، کبھی غیر مقتضب بھی ہوتا ہے۔ اقتضاب کی مثال اِجْلِوَّاذٌ ہے، اور غیر مقتضب کی اِحْوَوَّاءٌ (گھاس کا ہرا ہونا) ہے، اس کا مجرد حَوِیَ (سمع) ہے: سبزی یا سرخی مائل سیاہ ہونا، حَوٰی یَحْوِیْ اور ضرب سے جمع کرنے کے معنی میں آتا ہے۔

فائدہ: ابتداء اور اقتضاب میں فرق یہ ہے کہ ابتداء میں لفظ ثلاثی مجرد سے بھی آتا ہے؛ لیکن دوسرے معنی میں؛ جب کہ اقتضاب میں لفظ ثلاثی مجرد سے آتا ہی نہیں، معلوم ہوا کہ ابتداء عام اور اقتضاب خاص ہے، دونوں کے درمیان عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے۔

(۲) مبالغہ: (حد سے بڑھنا) اس باب میں کبھی مبالغے کے معنی بھی پائے جاتے ہیں، جیسے: اِجْلَوَّذَ (وہ تیز دوڑا)

فائدہ: یہ باب لازم اور متعدی دونوں طرح آتا ہے، لازم کی مثال: اِجْلَوَّذَ اور متعدی کی مثال ہے اِعْلَوَّطَ الْبَعِیْرَ (اونٹ کی گردن سے لپٹ کر سوار ہوا)

خاصیتِ رباعی مجرد (فَعْلَلَۃٌ)

رباعی مجرد کی خاصیتیں بہت ہیں، سب کو شمار کرنا مشکل ہے، اس کی چند خاصیتیں یہ ہیں:

(۱) قصر: (مخفف بنانا) جیسے: بَسْمَلَ (اس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا) حَوْقَلَ (اس نے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ پڑھا)

(۲) اِلباسِ ماخذ: فاعل کا مفعول کو ماخذ پہنانا، جیسے: بَرْقَعْتُ زینبَ (میں نے زینب کو برقع پہنایا)

(۳) مطاوعتِ خود: کبھی رباعی مجرد خود رباعی مجرد ہی کے بعد آتا ہے، جیسے: غَطْرَشَ اللَّیْلُ بَصَرَہٗ فَغَطْرَشَ (رات نے اس کی نگاہ کو تاریک کیا تو وہ تاریک ہوگئی)

(۴) یہ باب اکثر صحیح اور مضاعف سے آتا ہے، جیسے: دَحْرَجَ (اس نے لڑھکایا)، زَلْزَلَ (وہ ہلا) وَسْوَسَ (اس نے وہم ڈالا) اور کبھی مہموز بھی آتا ہے۔ مہموزِ فا، جیسے: أَوْلَقَ (مجنون ہوا)؛ مہموز عین، جیسے: زَأْبَرَ (نئے کپڑے پر رُواں نکلا) مہموزِ لام، جیسے: کَرْفَأَ (متفرق کیا)

مہموز با مضاعف کی مثال: ثَأْثَأَ (سیراب کیا)۔

فائدہ: مہموز با صحیح کی مثالیں کم اور با مضاعف کی زیادہ ملتی ہیں۔

خاصیتِ بابِ تَفَعْلُلٌ

بابِ تَفَعْلُلٌ کی دو خاصیتیں ہیں: (۱) مطاوعتِ فَعْلَلَ (رباعی مجرد) (۲) اقتضاب۔

(۱) مطاوعت فَعْلَلَ: رباعی مجرد کے بعد اس طرح آنا کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کرلیا ہو، جیسے: دَحْرَجْتُہٗ فَتَدَحْرَجَ (میں نے اس کو لڑھکایا تو وہ لڑھک گیا)

(۲) اقتضاب: (کاٹنا) کسی مادے کا ثلاثی مجرد میں اس کی اصل موجود نہیں ہوتی، جیسے: تَهَبْرَسَ (وہ ناز سے چلا)

وَافْعَنْلَلَ: لاَزِمٌ يُطَاوِعُ فَعْلَلَ. وَكَذَا افْعَلَّلَ، وَيَجِيْءُ مُقْتَضِبًا. وَفِي الْمُلْحَقَاتِ مبالَغةٌ أَيْضًا.

لغات: فَعْلَلَ (رباعی مجرد سے ماضی معروف کا صیغہ ہے)، معانٍ (معنی کی جمع ہے، خاصیت)، لَمْ يَرِدْ (نہیں آتا) وَرَدَ (ض) سے آنا۔

خاصیت باب افعنلال

باب افعنلال کی دو خاصیتیں ہیں: (۱) لزوم (۲) مطاوعتِ فعلل (رباعی مجرد)

(۱) لزوم: یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے، جیسے: اِحْرَنْجَمَ (وہ جمع ہوا) اِعْرَنْفَطَ (منقبض ہوا)

(۲) مطاوعتِ فعلل: کبھی رباعی مجرد کے بعد آتا ہے، اس طرح کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کیا ہو، جیسے: ثَعْجَرْتُهُ فَاثْعَنْجَرَ (میں نے اس کا خون بہایا تو بہت زیادہ بہ پڑا)

نوٹ: اس باب کے معنی میں مبالغہ بھی پایا جاتا ہے۔

خاصیتِ باب اِفْعِلَّالٌ

باب افعلال کی تین خاصیتیں ہیں: (۱) لزوم (۲) مطاوعتِ فعلل (۳) اقتضاب۔

(۱) لزوم: یہ باب ہمیشہ لازم ہوتا ہے، جیسے: اِزْمَهَرَّ (جسم سرخ ہوا)۔

(۲) مطاوعتِ فعلل: رباعی مجرد کے بعد اس طرح آتا ہے کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کیا ہو، جیسے: طَمْأَنْتُهُ فَاطْمَأَنَّ (میں نے اس کو اطمینان دلایا تو وہ مطمئن ہو گیا)۔

(۳) اقتضاب: جیسے: اِكْفَهَرَّ النَّجْمُ (سخت تاریکی میں ستارہ روشن ہوا)۔

ملحق ابواب کی خاصیتیں

ملحق ابواب میں وہی خاصیتیں پائی جاتی ہیں جو ملحق بہ میں ہوتی ہیں؛ اس لیے جس ملحق باب کی خاصیت معلوم کرنی ہو، اس کے لیے ملحق بہ باب کو دیکھ لیں؛ البتہ ملحق ابواب میں مبالغہ (معنی میں زیادتی) کی خاصیت مزید بڑھ جاتی ہے، جیسے: شَمْلَلَ (تیز چلا)، بَيْقَرَ (مال زیادہ ہوا)، جَهْوَرَ (تیز چیخا)۔

تَمَّ بِحَمْدِ لِلّٰهِ